



سوال

(169) وقوف عرفہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر حاجی عرفہ کے قریب مگر حد و عرفہ سے باہر وقوف کرے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور پھر وہاں سے چلے تو اس کے حج کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر بوقت وقوف حاجی ورفہ میں وقوف نہ کرے تو اس کا حج نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«الحج عرفہ»

”حج وقوف عرفہ کا نام ہے۔“

جو شخص طلوع فجر سے پہلے پہلے، رات کے وقت عرفہ میں آجائے تو اس نے حج کو پایا۔ وقوف عرفہ کا وقت عرفہ کے دن کے زوال کے بعد سے لے کر قربانی کی رات کی طلوع فجر تک ہے اور اس پر تمام اہل علم کا اجماع ہے۔

اگر کوئی زوال سے پہلے وقوف کرتا ہے تو اس کے بارے میں اہل علم میں اختلاف ہے، اکثر کا احوال یہ ہے کہ اگر زوال کے بعد وقوف نہ کرے تو پہلا وقوف کافی نہ ہوگا اور اگر کوئی زوال کے بعد دن کو ایارات کو وقوف کر لے تو یہ کافی ہوگا۔ اہل علم یہ ہے کہ نماز ظہر و عصر کو جمع تقدیم کی صورت میں ادا کرنے کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک وقوف کرے۔ دن کے وقت وقوف کرنے والے کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ غروب آفتاب سے قبل وقوف کو ختم کرے اور اگر کسی نے غروب آفتاب سے پہلے ختم کر دیا تو اکثر اہل علم کے نزدیک اس صورت میں فدیہ واجب ہوگا کیونکہ اس نے ایک واجب کو ترک کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ دن کے وقت وقوف کرنے والے کے لئے واجب یہ ہے کہ وہ رات اور دن کے وقت کو جمع کرے۔

حدا ما عنہی واللہ اعلم بالصواب

مقالات و فتاویٰ



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

ص 293

محدث فتویٰ